السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جو لوگ دین اسلام کو برا بھلا کہیں، اسلام میں ان کا کیا حکم ہے، اگرچہ وہ انتہائی قریبی رشتہ دار ہوں مثلاً باپ یا بھائی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دین اسلام کو گالی دینا بہت بڑا ارتداد ہے اگرچہ مذکورہ شخص مسلمان ہونے کا دعوی رکھتا ہو اور جسے اس کی اس حرکت کا علم ہو اسے چاہیئے کہ اسے اس برائی سے منع کرے اور نصیحت کرے شاید وہ نصیحت قبول کر کے اس گناہ سے باز آجائے اور توبہ کر لے۔ خصوصاً جب اس قسم کی حرکت کا ارتکاب کرنے والا رشتہ دار بھی ہو تو اسے نصیحت کرنا اور بھی ضروری ہوتا ہے، ارشاد نبوی ہے۔

(مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ) (صحیح مسلم)

''تم میں سے جو شخص کوئی برائی کو دیکھے، اسے ہاتھ سے مٹا دے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے (منع کرے)، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے (نفرت کرے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔''

(۳) قبروں پر مسجد تعمیر کرنا جائز نہیں ہے، نہ مسجد میں میت دفن کرنا اس قسم کی مسجد میں نماز پڑھنا بھی درست نہیں۔ رسول اللہ eنے فرمایا:

(أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ إِنِّيْ أَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ) (صحیح مسلم)

(سنو! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء واولیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا کرتے تھے، سنو! تم لوگ قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا، میں تمہیں اس حرکت سے منع کر رہا ہوں۔'' (صحیح مسلم''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ